# رسُول و نبی

☆ ڈاکٹر صغیر حسن معصومی پروفیسر ادارہ تحقیقات اسلامی

(۱)

## رسُول

عربی زبان میں رسول (جمع رُسُل) کے معنے پیغام پہنچانے والے اور قاصد کے ہیں۔ قرآن پاک میں اس کا استعمال "اُمت" ملّت اور قوم کے تعلق کے اظہار کے لئے آیا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن جہاں شہادت کا ذکر آیا ہے، وہاں "رسول" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا أن اعبدوا اللّٰہ واجتنبوا الطاغوت (۱۶: ۳۶) "اور البتہ ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول (پیغمبر) بھیجا (اس حکم کو لے کر) کہ تم لوگ اللہ کو پوجو اور طاغوت (شیطان اور بت) سے بچو۔" لیکون الرّسول علیکم شہیدا۔ تاکہ رسول تم پر شہادت دیں۔ یامعشر الجن والانس ألم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیٰتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا ؟ (الانعام: ۱۶) اے جماعت جنوں اور آدمیوں کی کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تم سے ہماری نشانیوں کو بیان کرتے تھے اور آج کے دن سے ملنے سے تم کو ڈراتے تھے ؟

"رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون الناس علی اللّٰہ حجۃ بعد الرُسُل (۴: ۱۶۴) یہ سب کے سب خدا کے رسول تھے جو بشیر و نذیر تھے تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کی اللہ پر کوئی حجت نہ رہے۔

اسی طرح "طلب اطاعت" کے ساتھ بھی رسول استعمال ہوا ہے: واطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واحذروا (المائدہ: رکوع ۱۲) اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کا کہا مانو اور ڈرو۔ واطیعوا اللّٰہ ورسولہ ان کنتم مومنین (۸: الانفال: رکوع ۱) اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اگر تم ایمان والے ہو۔

رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے "بینات" (خدائی احکام حق و باطل میں فرق بیان کرتے والی باتوں) کے ساتھ بھیجا۔

ولقد جاءتھم رسلنا بالبینت (۳۲: ۵) ان کے پاس ہمارے رسول بیّنات کے ساتھ آئے۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط۔ (۵۷:۲۵)

ہم نے اپنے رسولوں کو بینات کے ساتھ بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتارے تاکہ لوگ عدل و انصاف کے ساتھ رہیں۔

قرآن پاک نے اس بات کی تصریح بھی کی ہے کہ ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں اللہ کا پیغام پہنچانے کو بھیجا گیا تاکہ رسول کی بات قوم کی بات سمجھ میں آئے اور رسول کے بیان کے مطابق لوگ چلیں۔ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء وھو العزیز الحکیم۔ (۴ : ۱۴) ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ رسول اپنی قوم کے لئے (اللہ کے احکام کو) بیان کر دے پھر اللہ جس کو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے۔ اللہ بڑا عزت و حکمت والا ہے۔

رسول کا لفظ کتب سالقہ میں بھی مستعمل ہوا ہے اور توریت و انجیل میں اس کا استعمال اسی معنی میں ہوا ہے اور رسول کو (A POSTLE) کے مترادف سمجھا گیا ہے۔

قرآن پاک میں بہت سے رسولوں کا ذکر آیا ہے اور خود قرآن حکیم کا بیان ہے کہ بہت سے رسولوں کا ذکر قرآن پاک میں نہیں کیا گیا: رسلا قد قصصنٰھم علیک من قبل ورسلا لم نقصصھم (۴ : ۱۶۴) بہت سے رسول ہیں جن کے کچھ واقعات ہم نے اس سے پہلے تم سے بیان کئے اور بہت سے ایسے رسول ہیں جن کے متعلق ہم نے تم سے کچھ نہیں کہا۔

جن پیغامبروں کا ذکر قرآن پاک میں رسول کی صفت کے ساتھ یا کسی کتاب کے ساتھ آیا ہے ان کے نام حسب ذیل ہیں: نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ لوطؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ شعیبؑ۔ موسیٰؑ۔ ہودؑ۔ صالحؑ۔ داؤدؑ۔ یونسؑ۔ الیاسؑ۔ عیسیٰؑ۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۔ لقد ارسلنا نوحا (الاعراف: رکوع ۸) البتہ ہم نے نوحؑ کو بھیجا۔ (ہود: ۳ : المؤمنون: ۲ : العنکبوت: رکوع ۲ : نوح: رکوع ۲)

۲۔ دینا قیما ملۃ ابراھیم حنیفا (الانعام: رکوع : ۲۰) دین استوار دین ابراہیم حنیف کا۔

اتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا (آل عمران: رکوع : ۱۰) پیروی کرو ابراہیم حنیف کے دین کی۔

صحف ابراھیم وموسیٰ (الاعلیٰ: رکوع : ۱) ابراہیم و موسیٰ کے صحیفے۔

۳۔ وان لوطا لمن المرسلین (الصفت: رکوع : ۴) تحقیق لوط اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے۔

۴۔ ولقد ارسلنا موسیٰ (ابراہیم: رکوع ۱) تحقیق ہم نے موسیٰ کو بھیجا (المؤمنون: رکوع ۳)

المؤمن : رکوع ۳ الزخرف : رکوع ۵ ۔

ولقد اتینا موسی الکتب (السجدہ : رکوع ۳) تحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔

۵ ۔ واذکر فی الکتاب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا (مریم : رکوع ۴) اے پیغمبرؐ الکتاب یعنی قرآن میں اسمٰعیلؑ کا ذکر کیجیے بلاشبہ وہ اپنے قول میں سچے تھے اور بھیجے ہوئے نبی تھے۔

۶ ۔ فارسلنا فیھم رسولا منھم (المؤمنون : رکوع ۳) ہم نے (قومِ عاد) میں ایک رسول (ہودؑ کو) انہیں میں سے بھیجا۔

۷ ۔ ولقد ارسلنا الی ثمود اخاھم صالحا (النمل : رکوع ۴) اور البتہ ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔

۸ ۔ وان یونس لمن المرسلین (الصفت : رکوع ۵) البتہ یونسؑ بھیجے ہوئے پیغمبروں میں سے تھے۔

۹ ۔ والی مدین اخاھم شعیبا (الاعراف : رکوع ۱۱ ہود : رکوع ۸) (العنکبوت : رکوع ۴) اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا)

۱۰ ۔ واتینا داود زبورا (۴ : ۱۶۳) اور ہم نے داودؑ کو زبور دیا۔

۱۱ ۔ وان الیاس لمن المرسلین (الصٰفٰت) اور تحقیق الیاسؑ البتہ بھیجے ہوئے پیغمبر تھے۔

۱۲ ۔ انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القھا الی مریم وروح منہ ۔ (النساء : رکوع ۳) مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول اور اللہ کے کلمہ تھے جس کو اللہ نے مریم کی طرف ڈالا اور اللہ کی طرف سے روح تھے۔

۱۳ ۔ ما کان محمّد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب : رکوع ۵) محمدؐ تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے پیغمبر ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں : ال عمران : رکوع ۱۵ وما محمّد الا رسول محمّد رسول اللہ والذین معہ اشداء الخ (الفتح : رکوع ۴)

تبلیغ و تذکیر کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مَردوں ہی کو بھیجا :

وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیھم فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۔ (الانبیاء : رکوع ۷) اور ہم نے آپ سے پہلے مَردوں ہی کو بھیجا جن کو ہم نے وحی بھیجی تو اہلِ ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ نے جن فرشتوں کو عذاب یا رحمت کے لئے بھیجا ان کو بھی رسل کہا گیا ہے۔

(ہود: ٦٩) ولقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشریٰ قالوا سلما۔

اسی طرح رسولوں کے فرستادوں کو بھی رسل کہا گیا ہے (یٰسین) انا الیکم مرسلون قالوا ما انتم الا بشر مثلنا۔

نبی عبرانی (NABI) یا آرامی (ﻧﺒﻴﺎ) غیب کی خبر دینے والے، شرف والے اور پیغمبر کے معنی میں قرآن پاک میں استعمال ہوا ہے۔ اس کی جمع نبیوں اور انبیاء جا بجا قرآن پاک میں موجود ہے۔ جن نبیوں کا ذکر بالتصریح ناموں کے ساتھ قرآن پاک میں آیا ہے ان کے نام توریت اور انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ جو کتاب و حکمت عطا کی گئی ہے ان کی تصدیق کرنے والے کوئی رسول آئیں تو تم ضرور ان پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو۔

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ (ال عمران: رکوع ۹)

نبی کا کام رسولوں کی طرح لوگوں کو خیر کی طرف بلانا اور شر سے باز رہنے کی تلقین کرنا ہے ظاہر ہے نبی کے پاس بھی وحی آتی تھی اور نبی بھی حکمت و موعظت سے کام لیتے تھے جہاں تک رسول اور نبی کے فرض منصبی کا تعلق ہے۔ دونوں میں بظاہر امتیاز مشکل ہے البتہ قرآن پاک کی آیتوں کے سیاق و سباق سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ لفظ نبی عام معنے میں استعمال کیا گیا ہے اور رسول کی خصوصیت رسالت و پیغام کی تبلیغ سے ظاہر و واضح ہو جاتی ہے اسی ترادف اور مفہوم کی یک جہتی کی بناء پر پیغمبر اسلام محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا بجا مدنی آیات میں "النبی" سے خطاب کیا گیا ہے۔

جہاں تک ایمان لانے کا تعلق ہے عقیدے کی رُو سے قرآن مجید اس بات کی وضاحت کر دیتا ہے کہ سارے رسولوں اور سارے انبیاء پر یقین رکھنا چاہیئے اور اسلامی احکام کے مطابق زندگی گزارنے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے معنے ہی یہ ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سارے بھیجے ہوئے رسول و نبی پر ایمان رکھتے ہیں۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الآخر والملئکۃ والکتاب والنبیین (۲: ۱۷۷) یہ کوئی بھلائی کی بات نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق

ومغرب کی طرف کرو۔ البتہ بھلائی اور نیکی اس شخص کی ہے جو اللہ پر قیامت کے دن پر فرشتوں پر کتابوں پر اور انبیاء پر ایمان لائے۔

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملائکتہ ورسلہ (۲ : ۲۵۸) اللہ کے رسول اور ایمان والے اس پر ایمان رکھتے ہیں جو رسول پر نازل ہوا ہے۔ سب کے سب اللہ اور اللہ کے فرشتے اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۲)

ہر چند کہ ہم پر قرآن پاک کے فرمان کے مطابق رسول و نبی دونوں پر ایمان لانا واجب ولابدی ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول و نبی دونوں لفظوں سے خطاب یا ذکر کیا گیا ہے لیکن خود قرآن پاک ان کے فرق مراتب کی طرف اشارہ کر دیتا ہے اور بہت سی آیتوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں الفاظ بہمہ وجوہ مترادف نہیں ہیں۔ بلکہ رسول کی عظمت بوجہ تبلیغ رسالت اور خود رسالت کی نوعیت کی وجہ سے بہت زیادہ بلند ہے۔

رسالت کی نوعیت مختلف ہے اس لئے کہ ایک نبی کا پہلے سے منزل من اللہ احکام و کتاب کی طرف دعوت دینا اور قوم کو بلانا بھی تبلیغ رسالت ہے اور اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر نازل کردہ شدہ کتاب یا احکام کی طرف لوگوں کو بلانا بھی تبلیغ رسالت ہے مگر دونوں میں جو فرق ہے ظاہر ہے اس فرق و امتیاز کی مزید وضاحت ذیل کی آیت سے واضح ہو جاتی ہے۔

واتینا موسی الکتاب وجعلنا معہ اخاہ ھارون وزیرا (۲۵ : ۳۵) اور البتہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو وزیر بنایا۔

اس آیت پاک میں موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دینے کا واضح طور پر ذکر ہے اور ان کے بھائی ہارون کو کتاب دینے میں شامل نہیں کیا گیا البتہ ان کا درجہ "وزیر" کے لفظ سے صاف کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے: ولقد اتینا موسیٰ وھارون الفرقان وضیاء وذکرا للمتقین۔ (۲۱ : ۴۸)۔ اور البتہ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو حق و باطل میں فرق کرنے اور ذکر (و پند) ان لوگوں کی منفعت کے لئے دیا ہے جو تقویٰ والے ہیں۔

اس آیت پاک میں الفرقان سے مطلب الکتاب (یعنی توریت) ہی ہے۔ جس کے متعلق پہلی آیت صاف طور پر بتا چکی ہے کہ "کتاب ہم نے موسیٰ کو دی ہارون کو تو ان کا وزیر و مشیر بنایا" چونکہ توریت کے احکام کی تبلیغ

ہارونؑ کا کام بھی تھا اس لئے دوسری آیت میں دوبارہ دونوں پیغمبروں کے فرق مراتب کی وضاحت کی ضرورت نہیں رہی۔

اسی طرح بعض آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کو ایک ہی سیاق میں ذکر کیا ہے مگر بعض کے مرتبے کی وضاحت مقصود ہوتی ہے تو کسی خاص پیغمبر کے امتیازی شان کی نشان دہی کر دی گئی ہے جس کی وضاحت ذیل کی آیت پاک سے ہو جاتی ہے:

انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوح والنبیین من بعدہ واوحینا الی ابراھیم واسحٰق ویعقوب والاسباط وعیسیٰ وایوب ویونس وھارون وسلیمان وءاتینا داوٗد زبورا (۴: ۱۶۳) بیشک ہم نے آپ کو وحی بھیجی جیسا کہ ہم نے نوح اور ان کے بہت سے نبیوں کو وحی بھیجی اور ہم نے ابراہیم، اسمٰعیل، یعقوب، اسباط اور عیسیٰ اور ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کو وحی بھیجی اور ہم نے داوٗد کو زبور دیا۔

جہاں اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے تو قوم کا ذکر کرنے کے بعد نعمتوں کو شمار کرتا ہے حالانکہ وہ ساری نعمتیں قوم کے سارے افراد کو میسّر نہیں ہوتیں بلکہ کچھ لوگ ان سے مستفیض ہوتے ہیں اور بہت سے محروم رہ جاتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوّۃ ورزقنا ھم الطیبات وفضلنا ھم علی العٰلمین: (۴۵: ۱۶) اور البتہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکم اور نبوت دی اور ہم نے ان کو اچھی چیزیں رزق میں دیں اور ہم نے ان کو سارے عالم پر فضیلت دی۔

ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے کچھ افراد مراد ہیں، کیونکہ بنی اسرائیل کے سارے افراد کو کتاب و حکم و نبوت نہیں ملی۔

قرآن پاک کی آیتوں سے رسولوں کی جو خصوصیتیں واضح طور پر ملتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ ہر امت کا ایک رسول ہونا: ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا (۱۶: ۳۶)

۲۔ رسولوں کی نصرت کا وعدہ کیا گیا اور عین وقت پر ان کی مدد کی گئی: ۱۔

انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد (۴۰: ۵۱)

۲۔ حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انھم کذبوا جاءھم نصرنا (۱۲: ۱۱۰)

۳۔ ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا

رسولوں کے قتل میں قومیں ہمیشہ ناکام رہی ہیں ہاں: انبیاء کے قتل میں کبھی کامیاب بھی رہیں جس کی شہادت خود قرآن پاک دیتا ہے: ان الذین یکفرون بایٰت اللہ ویقتلون النبیین بغیر حق (۳: ۲۱)

۲۔ سنکتب ماقالوا وقتلھم الانبیاء بغیر حق (۳ : ۱۸۱)

۳۔ رسول اپنی قوم کی زبان میں رسالت کا حامل ہوتا ہے :

وما ارسلنا من رسول الابلسان قومہ لیبین لھم (۱۴ : ۴)

۴۔ رسول بینات کتاب اور زُبُر (زبور کی جمع) کے ساتھ بھیجے گئے اور رسالت کے حامل بنائے گئے :

۱۔ لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط (۵۷ : ۲۵)

۲۔ فان کذبوك فقد کُذِّب رسل من قبلك جاؤا بالبینٰت والزبر والکتاب المبین (ال عمران : ۱۹)

۳۔ ولقد جاءتھم رسلنا بالبینٰت (۵ : ۳۲)

۴۔ فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن (۴۰ : ۷۸)

۵۔ رسولوں کو کتاب دینے کا ذکر یا تو "اتینا" کے لفظ سے کیا گیا ہے یا "اُنْزِل الیك (آپ کی طرف کتاب اتاری گئی)" یا "انزلنا علیك الکتاب" (ہم نے آپ پر کتاب نازل کی) جیسے الفاظ سے کیا گیا ہے۔

اور "انزلنا معھم الکتاب" یا "انزل معھم الکتاب" جیسے مصطلحات کتاب دینے کو نہیں واضح کرتے البتہ قبل سے نازل کی ہوئی کتاب کے نزول کی یاد دھانی کرتے ہیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرنے والے کے درجات ان کے اعمال کے موافق اتنے بلند کئے جاتے ہیں کہ ان میں سے بعض کو نبیوں کی رفاقت کا شرف بخشا جاتا ہے۔ بعض کو "صدّیقوں" کی، بعض کو "شہداء" کی اور بعض کو "صالحین" کی رفاقت حاصل ہوتی ہے۔

ومن یُطع اللہ والرسل فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا۔

۷۔ رسول سے مراد جنس رسول" یعنی ہادیوں کی جماعت" مراد لی گئی ہے اور انبیاء بھی "رسول" میں داخل ہیں۔ جس کی وضاحت کے لئے قرینہ موجود ہے۔

کلّما جاءھم رسول بما لاتھوی انفسھم فریقاً کذبوا وفریقاً یقتلون : (المائدہ : ۱۰)

"جس وقت کوئی پیغمبر ان کے پاس آیا ایسی چیز لیکر جس کو ان کا جی نہیں چاہتا تھا تو ان کے ایک فریق کو جھٹلاتے اور ایک فریق کو مار ڈالتے تھے۔" یعنی بہت سے پیغمبروں کو جھٹلاتے رہے اور بہت سے نبیوں کو قتل کرتے رہے

رسولوں کے جھٹلانے کا ذکر اور نبیوں کے قتل کا واقعہ قبل بیان کیا جا چکا ہے۔

اگرچہ لفظ "رسول" بڑی وسعت رکھتا ہے اور یہ وسعت باعتبار وظیفہ رسالت کے ہے پھر بھی قرآن پاک کا "رسولا نبیا" (بھیجا ہوا نبی یا صاحب رسالت نبی) استعمال کرنا واضح کر دیتا ہے کہ پیغمبری رتبہ کے لحاظ سے رسول زیادہ عظمت کا حامل ہے بنسبت نبی کے۔ رسالت کے حامل فرشتے بھی ہو سکتے ہیں مگر نبوت انسان کے لئے خاص ہے اس طرح گو محل و مورد کے لحاظ سے نبی خاص ہے مگر وہ نبی جو منصب رسالت کا حامل ہے، عام ہے اور اس مرسل نبی کا رتبہ ارفع و اعلیٰ ہے، تائید میں آیت پاک و من یطع اللہ والرسول الخ کو دُہراتا ہوں

(۳)

علمائے امت نے قرآنی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے پیش نظر رسول کی تعریف اس انسان سے کی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق تک احکام پہنچانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور یہی تعریف تقریباً نبی کی ہے البتہ بعض علماء نے رسول کے لئے صاحب کتاب ہونے کی شرط لگائی ہے اور بعض نے نئی شریعت کے ساتھ مبعوث ہونا رسول کی صفت قرار دیا ہے اور نبی وہ ہوئے جو قبل کی آئی ہوئی شریعت کی تبلیغ کریں اور لوگوں کو اس جاری شدہ شریعت کے مطابق چلنے کی تلقین کریں۔ چنانچہ وہ سارے انبیاء جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان مبعوث ہوئے انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر چلنے کی دعوت دی ایک حدیث کی رُو سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے علماء کو بنی اسرائیل کے نبیوں سے تشبیہہ دی ہے اور اس طرح نبی رسول سے زیادہ عام ہوئے انبیاء کی تعداد کی کثرت اور رسولوں کے خاص و کم ہونے کی دلیل ایک دوسری حدیث ہے کہ جب حضور صلعم سے انبیاء کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے ایک لاکھ ۲۴ ہزار فرمایا۔ پھر آپؐ سے عرض کیا گیا کہ رسول کتنے ہیں تو آپؐ نے فرمایا تین سو تیرہ جم غفیر۔

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول وہ ہیں جن کے پاس فرشتہ وحی لے کر آئے۔ اور نبی وہ ہیں جن کے پاس فرشتہ وحی لے کر آئے اور جن پر وحی خواب میں بھی آتی ہو۔

جن حضرات نے رسول کے لئے نئی شریعت کی تبلیغ کو ضروری قرار دیا ہے ان پر یہ اشکال وارد کیا گیا ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو رسول بتایا گیا ہے مگر کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ وہ تو ملت ابراہیمی کی دعوت دیتے رہے، اسی طرح جنہوں نے یہ کہا ہے کہ رسول صاحبِ کتاب کو کہتے ہیں، ان کے خلاف یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ داؤد علیہ السلام صاحبِ کتاب ہیں، زبور ان کی کتاب کا نام ہے مگر رسول نہیں ہیں، موسیٰ علیہ السلام کی شریعت

جو توریت میں بیان کی گئی جاری رہی یہاں تک کہ بعض لوگوں نے کتاب کی تعریف مجموعۂ احکام کے ساتھ کر کے زبور کو کتاب سے خارج قرار دیا۔

اسی طرح اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتابوں کی تعداد ایک سو چار بتائی جاتی ہے۔ اور رسول تقریباً تین گنا زائد بتائے جاتے ہیں یعنی تین سو تیرہ۔

بہر کیف علماء امت نے قرآن پاک اور احادیث کی چھان بین کے بعد اپنی آراء کا اظہار کیا ہے اور ساری آیتوں کے پیش نظر رسول کی تعریف بمعنی اخص یہ کی ہے کہ رسول وہ انسان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف صرف تبلیغ احکام کے لیے مبعوث کیا۔ جو لوگ اگلی شریعت کی تبنیت کے لئے مبعوث ہوئے وہ مجرد تبلیغِ احکام کے لئے مبعوث نہیں ہوئے۔ وہ شریعت منزّلہ کے احکام کو ان لوگوں تک جن کو نہیں پہنچی ہے یا جن کو پہنچی ہے ان کو اس پر ثابت قدم بنانے کے لئے مبعوث ہوئے اور نبی کہلائے۔

جیسا کہ قرآن پاک کی آیتوں کے پیش نظر رسول کی خصوصیتوں کا ذکر کیا جا چکا ہے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ علماء کے اقوال بے بنیاد نہیں اور ان کا مرجع قرآن و حدیث ہی ہے۔


مجموعہ قوانینِ اسلامی

(جلد اوّل)

تنزیل الرحمٰن (ایڈوکیٹ) اعزازی پروفیسر ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی نے اسلامی قوانین کو جدید انداز پر مدوّن کرنے کا جامع منصوبہ بنایا ہے۔ یہ کتاب اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے،

صفحات: ۳۴۸ — قیمت: دس روپے

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، لال کرتی، راولپنڈی